Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
تیلیفون: ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۶ | جمعرات ۲۴ شعبان المعظم ۱۴۰۲ھ ۱۷ احسان ۱۳۶۱ ہش ۱۷ جون ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۳۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۶ احسان/جون۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت سارے بدن میں درد اور ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بدستور ناساز چلی آرہی ہے۔ احباب کرام توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اس بابرکت وجود کو صحت کامل وعاجل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین!

سوال فلسطین کا نہیں سوال مدینہ کا ہے، سوال زید بکر کا نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا ہے:

اپنی دعاؤں اور گریہ وزاری سے فلسطین پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت کا وقت قریب کر دیں

مسلمانوں کے مقاماتِ مقدسہ حقیقی طور پر خطرے میں ہیں آج مسلمانوں کے اتحاد کا وقت ہے

سرزمینِ فلسطین پر اسرائیل حکومت کے قیام پر آج سے ۳۴ سال پہلے حضرت مصلح موعود کا معرکہ آرا مضمون

ذیل کا مضمون سیدنا حضرت مصلح موعود نے اسرائیل کے قیام کے وقت ۲۱ مئی ۱۹۴۸ء کو روزنامہ الفضل لاہور میں رقم فرمایا تھا۔ ضرورت ہے کہ احباب کرام اس مضمون کی روشنی میں اسرائیل کے ظلم وستم کا سنجیدگی سے جائزہ لیں اور سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تازہ پیغام کی روشنی میں مسلمانوں کی مشکلات دور ہونے اور اسرائیل کی وحشت وبربریت کے خاتمہ کے لئے درد دل سے عاجزانہ دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے آقا کے لفظ لفظ پر دل وجان سے عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

وہ دن جس کی خبر قرآن کریم اور احادیث میں سینکڑوں سال پہلے سے دی گئی تھی وہ دن جس کی خبر تورات اور انجیل میں بھی دی گئی تھی، وہ دن جو مسلمانوں کے لئے نہایت ہی تکلیف دہ اور اندیشناک بتایا جاتا تھا معلوم ہوتا ہے کہ آن پہنچا ہے فلسطین میں یہودیوں کو پھر بسایا جا رہا ہے.....

کشمیر کا معاملہ پاکستان کے لئے نہایت اہم ہے لیکن فلسطین کا معاملہ سارے مسلمانوں کے لئے نہایت اہم ہے۔ کشمیر کی چوٹ بالواسطہ پڑتی ہے فلسطین کی چوٹ بلاواسطہ پڑتی ہے۔ فلسطین ہمارے آقا اور مولیٰ کی آخری آرام گاہ کے قریب ہے جن کی زندگی میں بھی یہودی ہر قسم کے نیک سلوک کے باوجود بڑی بے شرمی اور بے حیائی سے ان کی ہر قسم کی مخالفتیں کرتے رہے، اکثر جنگیں یہود کے اکسانے پر ہوئی تھیں۔ کسریٰ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کروانے پر انہوں نے ہی اکسایا تھا خدا نے ان کا مونہہ کالا کیا مگر انہوں نے اپنے خبثِ باطن کا اظہار کر دیا۔ غزوۂ احزاب کی لیڈری یہود ہی کے ہاتھ میں تھی۔ سارا عرب اس سے پہلے کبھی اکٹھا نہ ہوا تھا۔ مکہ والوں میں ایسی قوتِ انتظام تھی ہی نہیں۔ یہ مدینہ سے جلاوطن شدہ یہودی قبائل ہی کا کارنامہ تھا کہ انھوں نے سارے عرب کو اکٹھا کر کے مدینہ کے سامنے لا ڈالا۔ خدا نے ان کا بھی مونہہ کالا کیا مگر یہود نے اپنی طرف سے کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل دشمن تو مکہ والے تھے مگر مکہ والوں نے کبھی دھوکے سے آپؐ کی جان لینے کی کوشش نہیں کی۔ آپؐ جب طائف گئے اور ملک کے قانون کے مطابق مکہ کے شہری حقوق سے آپؐ دستبردار ہو گئے۔ مگر پھر آپؐ کو لوٹ کر مکہ میں آنا پڑا تو اس وقت مکہ کا ایک شدید ترین دشمن آپؐ کی امداد کے لئے آگے آیا اور مکہ میں اس نے اعلان کر دیا کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہریت کے حقوق دیتا ہوں۔ اپنے پانچوں بیٹوں سمیت آپؐ کے ساتھ ساتھ مکہ میں داخل ہوا اور اپنے بیٹوں سے کہا کہ محمدؐ ہمارا دشمن ہی سہی پر آج عرب کی شرافت کا تقاضا ہے کہ جب وہ ہماری امداد سے شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے تو ہم اس کے مطالبہ کو پورا کریں ورنہ ہماری عزت باقی نہیں رہیگی اور اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ اگر کوئی دشمن آپؐ پر حملہ کرنا چاہے تو تم میں سے ہر ایک کو اس سے پہلے مر جانا چاہیئے کہ وہ آپؐ تک پہنچ سکے۔ یہ تھا عرب کا شریف دشمن، اس کے مقابلہ میں بدبخت یہودی جس کو قرآن کریم مسلمان کا سب سے بڑا دشمن قرار دیتا ہے اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر پر بلایا اور صلح کے دھوکہ میں چکی کا پاٹ کوٹھے پر سے پھینک کر آپؐ کو مارنا چاہا۔ خدا تعالیٰ نے آپؐ کو اس کے منصوبہ کی خبر کی اور آپؐ

باقی صفحہ ۸ پر

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۴ شعبان ۱۴۰۲ھ

۱۷ احسان ۱۳۶۱ ہش

"دعا دنیا کا تختہ پلٹ سکتی ہے"

اس زمانہ میں عالم اسلام پر جو سب سے بڑا سانحہ گزرا ہے وہ ارض مقدس یعنی فلسطین کا مسلمانوں کے قبضہ سے نکل کر یہودیوں کے قبضہ میں چلا جانا ہے۔ بڑی طاقتوں کی ملی بھگت اور امداد و اعانت سے ارض مقدس میں اسرائیل کا قیام وہ سب سے بڑی آفت ہے جو ان طاقتوں نے اسلامی ملکوں پر مسلط کر رکھی ہے۔ مسلمانوں کے خلاف اسرائیل کی چیرہ دستیاں ہیں کہ بڑھتی ہی جا رہی ہیں۔ اس نے ظلم و ستم کا ایسا بازار گرم کر رکھا ہے کہ جس کا سلسلہ ختم ہونے میں نہیں آ رہا بلکہ اس کے اسائرت سوز مظالم اور ان کی شدت میں روز بروز اضافہ ہی ہو رہا ہے۔

آج کل اسرائیل لبنان پر حملہ آور ہو کر فلسطینیوں پر انتہائی بھیانک اور بہیمانہ مظالم توڑ رہا ہے۔ اس انتہائی نازک موقعہ پر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے نام ایک خصوصی پیغام میں یہودیوں کی ذلت و رسوائی نیز مسلمانوں اور اسلام کی سربلندی اور غلبہ کے لئے انتہائی درد و کرب اور خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس درد انگیز پیغام میں جو ۱۳ جون ۱۹۸۲ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے فرمایا ہے:۔

"میں تمام احمدی احباب مرد و زن، بوڑھوں اور بچوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ بڑے درد و کرب سے اللہ کے حضور ایک شور مچا دیں کہ تا وہ ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے ہر فرد بشر پر رحمت اور کرم کی نظر فرمائے اور اپنے آنسوؤں سے سجدہ گاہوں کو تر کر دیں اور اپنے رب کی رحمت کے قدم چوم کر عرض کریں۔ اے آقا، رحمٰن، رحیم! ہمارے سینے اس غم سے پھٹ رہے ہیں، امت محمدیہ سے درگزر اور عفو کا سلوک فرما اور اپنے محبوب محمدؐ کے نام کی برکت سے ان کے دشمنوں کو ذلیل و رسوا کر دے۔ اور ان کمزوروں کو دشمنانِ اسلام کے خلاف طاقت اور غلبہ عطا فرما۔ مسلمانوں کے دشمنوں سے ان دردناک مظالم کا انتقام خود اپنے ہاتھ میں لے لے۔ یا پھر یہ عظیم تر معجزہ دکھا کر دشمنوں کے دل یکسر بدل دے اور وہ حضرت محمد مصطفیٰؐ کی امت کا خون بہانے کی بجائے خود اپنے خون سے ان مظالم کا کفارہ ادا کرنے کی سعادت پائیں۔

میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بے قرار دلوں کی دعاؤں کو پایۂ قبولیت میں جگہ دے گا اور ہمارے سخت زخمی دلوں کے اندمال اور سکینت کے سامان پیدا فرمائے گا۔ اے خدا! ایسا ہی کر۔ دیکھ ہم تیرے حضور ذبح ہونے والی قربانیوں کی طرح تڑپ رہے ہیں۔"

ہم یقین کامل کی بناء پر جانتے ہیں کہ حضور کی اس درد انگیز اور انتہائی مؤثر تحریک پر لبیک کہتے ہوئے جماعت کے مرد و زن، چھوٹے اور بڑے سب، امت محمدیہ کے سروں پر منڈلانے والی اس نہایت ہی مہیب بلا کے ٹلنے اور یہود نامسعود کے مقابل پر مسلمانوں کو طاقت اور غلبہ عطا ہونے کے لئے اپنے رحمٰن اور رحیم خدا کے حضور کمال تضرع اور ابتہال سے دعائیں کرنے میں مصروف ہو چکے ہیں اور یقیناً وہ راتوں کی خاموش گھڑیوں میں اپنے مولائے کریم کے حضور سجدہ ریز ہو کر اور آنسوؤں سے اپنی سجدہ گاہوں کو تر کر کے اپنی دردناک چیخوں اور آہ و زاری کو اس نقطۂ عروج پر پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے جس کے متعلق سیدنا حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو آپ پر) نے فرمایا ہے ؎

شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

کیونکہ اس حقیقت سے ان سے زیادہ اور کون باخبر ہو سکتا ہے کہ خدائی بشارتیں مومنوں کو دعاؤں سے مستغنی نہیں کرتیں بلکہ انہیں دعاؤں میں اور زیادہ مستعد بنانے اور دعاؤں کو ان کے کمال تک پہنچانے کا موجب ہوا کرتی ہیں۔ قرآن مجید کی پیشگوئی

اِنَّ الْاَرْضَ یَرِثُھَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ (الانبیاء آیت ۱۰۶)

کی رو سے ارض مقدس فلسطین کا یہودیوں کے انتہائی ذلت اور رسوائی کے ساتھ بے دخل ہونے کے بعد دوبارہ مسلمانوں کے قبضہ میں آنا پہلے سے مقدر ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت بلکہ ساری طاقتیں مل کر بھی اس خدائی تقدیر کو بدل نہیں سکتیں۔ لیکن یہ تقدیر اس امر کی مقتضی ہے کہ اول تو امت محمدیہ کے افراد جملہ انبیائے ماسبق اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اس خدائی تقدیر کے جلد تر بروئے کار آنے کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں اور اپنی پُردرد اور پُرسوز دعاؤں کو ان کے کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ اور دوسرے اپنے اندر ایسی پاک تبدیلی پیدا کریں کہ عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ قرار پا سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کی تحریک پر دل و جان سے لبیک کہتے ہوئے یہود نامسعود کی مستعار طاقت کے پارہ پارہ ہونے اور ان کی ذلت و رسوائی کے سامان بہم پہنچنے کے لئے اور اس کے بالمقابل کمزور مسلمانوں کو طاقت اور غلبہ عطا ہونے اور ارض مقدس کے دوبارہ مسلمانوں کے قبضہ میں آنے کے لئے اپنی پُردرد و پُرسوز دعاؤں کو ان کے کمال تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے اور پھر خود ہی انہیں قبول فرما کر دنیا میں ایک انقلاب رونما کر دکھائے۔ کیونکہ جیسا کہ سیدنا حضرت اقدس نے فرمایا ہے۔ ہمارا اس بات پر پختہ ایمان ہے اور ہم اس بارہ میں صاحب تجربہ ہیں کہ دعاؤں میں آب و آتش سے بڑھ کر تاثیر ہے اور ان سے زمین و آسمان بدل سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ فرماتے ہیں:۔

"نشان کی جڑ دعا ہی ہے اور یہ اسم اعظم ہے اور دنیا کا تختہ پلٹ سکتی ہے۔ دعا مومن کا ہتھیار ہے اور ضرور ہے کہ پہلے ابتہال اور اضطراب کی حالت پیدا ہو۔"

(الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء بحوالہ ملفوظات جلد پنجم ص ۲۷۵)

خوب ہے دوسری قدرت کا نظارا یارب

آنے والے کا بلندی پہ ہے تارا یارب
جانے والا بھی بہت ہم کو تھا پیارا یارب

دیکھ لی ہم نے تری الفت و شفقت یارب
مل گیا وقت پہ ہی تیرا سہارا یارب

طاہر احمد کو عطا کی ہے امامت تو نے
خوب ہے دوسری قدرت کا نظارا یارب

بڑھتے جائیں گے ترے فضل و کرم سے لاریب
بہتا جائے گا یونہی وقت کا دھارا یارب

جب کبھی آیا کڑا وقت یا کوئی مشکل
تیرے بندوں نے ہے تجھ کو ہی پکارا یارب

حسن و احسان میں نہ تھا جس کا نظیر ثانی
مل گیا اس کا ہی اک راج دلارا یارب

ہم کریں اس کی مدد اپنی دعاؤں سے مدام
اس کو ملتا رہے ہر آن سہارا یارب

ناصر دین محمدؐ کی دعا لیتے تھے
طاہر احمد کا بنا دے ہمیں پیارا یارب

اس کی تربت پہ ترے فضل کا سایہ ہو مدام
ناصر دین کہ ترے پاس سدھارا یارب

تیرا طاہر تیری رحمت کا طلبگار ہے آج
اپنی بخشش کا کوئی ادنیٰ اشارا یارب

حشر تک ہم میں خلافت رہے قائم یارب
فضل ہم پر تیرا یونہی رہے دائم یارب

میر مبشر احمد طاہر آف پسرور حال ۱۶/۲ دارالعلوم غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ کی تائید میں آسمانی شہادت

حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب کی ۶۱ سال پہلے کی بات پوری ہو گئی

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف - ربوہ

حضرت مولانا سرور شاہ صاحب ہمارے سلسلہ کے مفتی، جامعہ احمدیہ کے پرنسپل، سلسلہ احمدیہ کے متبحر عالم، اور حضرت اقدس کے جلیل القدر ساتھیوں میں سے تھے۔ حضرت اقدس نے آپ کے علم قرآن کی تعریف فرمائی۔ قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر حضرت مصلح موعود کے آپ استاد بھی تھے۔ حضور جب کبھی مرکز سے باہر تشریف لے جاتے۔ حضرت مولانا شیر علی صاحب یا مولانا سرور شاہ صاحب کو امیر مقامی مقرر فرماتے۔ حضرت مصلح موعود کی غیر حاضری میں مسجد مبارک میں امامت کے فرائض آپ ہی بجا لاتے۔ مجلس کارپرداز کے آپ سیکرٹری بھی تھے۔ آپ نماز باجماعت کے حد درجہ پابند تھے، بہت لمبی نماز پڑھتے۔ عبادت اور قرآنی علوم آپ کی روح کی غذا تھی۔ الغرض آپ کا مقام بہت بلند تھا۔

سات فروری ۱۹۲۱ء کا واقعہ ہے حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر حضرت سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ سے حضور کے نکاح کا اعلان آپ نے فرمایا۔ اس موقعہ پر آپ نے ایک بصیرت افروز خطبہ دیا۔ جو چودہ فروری ۱۹۲۱ء کے الفضل میں شائع ہوا۔ اس خطبہ میں جہاں آپ نے پُر معارف نکات ارشاد فرمائے۔ وہاں آپ نے خطبہ کے آخر میں ایک عظیم الشان راز کا انکشاف فرمایا۔

حدیث رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہے اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ کہ مومن کی فراست سے راہنمائی حاصل کرو کیونکہ وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے۔ آپ دیکھئے کس طرح اس مقرب بارگاہ الٰہی نے ایک بات کی۔ آپ نے حضرت اقدس کی بعض عبارات سے استنباط کیا اور پھر بڑے واضح الفاظ میں ایک بات کہی جو آج حرف بحرف پوری ہو کر ہمارے ایمانوں کی تازگی کا باعث بن گئی ہے۔

آپ نے اس امر کے وقوع کا زمانہ بھی بتا دیا کہ جب ایسا ہوگا آپ اس جہان میں نہیں ہوں گے۔

حضرت مصلح موعود کے اس بابرکت عقد کا خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا:-

"حضرت (اقدس - ناقل) کا درثمین میں ایک شعر ہے۔ جس میں آپ اپنی اولاد کے متعلق فرماتے ہیں۔ ؎

تیری قدرت کے آگے روکی کیا ہے
وہ سب دے انکو جو مجھ کو دیا ہے

اس شعر سے کم از کم اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ جس بات کو حضرت (اقدس - ناقل) نے اپنے لئے فضل سمجھا ہے۔ میرا ایمان ہے کہ وہ آپ کے صاحبزادوں میں سے کسی ایک کو یا سب کو فرداً فرداً ضرور ملے گا۔ اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے اس بات کا یقین تھا۔ اور اس وقت یقین تھا جب اس نکاح کا پتہ ہی نہ تھا کہ حضرت (مصلح موعود - ناقل) کا نکاح سادات میں ہوگا۔ چنانچہ کئی سال ہوئے میں نے اپنے گھر میں بیان کیا تھا کہ اس جگہ جہاں آج ہو رہا ہے نکاح ہوگا۔

حضرت (اقدس - ناقل) نے سادات میں نکاح کرنے کو خدا کا فضل سمجھا ہے۔ اور اپنی تصانیف میں اس کا ذکر کیا ہے ....."

(سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔)

اس محبت اور اس عظمت کی وجہ سے جو رسول کریم کی (حضرت اقدس - ناقل) کے دل میں تھی۔ آپ نے سادات کے تعلق کو خدا کا بڑا فضل قرار دیا ہے اور بار بار اس کا ذکر کیا ہے۔

جب اس بات کو حضرت (اقدس - ناقل) نے اپنے لئے خدا کا فضل سمجھا تو آپ کی یہ دعا کہ ؎

تیری قدرت کے آگے روکی کیا ہے
وہ سب دے انکو جو مجھ کو دیا ہے

بتاتی ہے کہ یہ بات آپ کی اولاد کو بھی حاصل ہوگی۔

ہر نبی کی ایک خاص دعا ہوتی ہے اور میرے خیال میں حضرت (اقدس - ناقل) کی یہی خاص دعا ہے... ... اس کے لئے کوئی قطعی دلیل تو نہیں۔ البتہ قرائن ہیں۔ مثلاً حضرت (اقدس - ناقل) اس سے پہلے فرماتے ہیں۔ ؎

میرے مولیٰ میری یہ اک دعا ہے
تری درگاہ میں عجز و بکا ہے

اس کے آگے فرماتے ہیں۔ ؎

وہ دے مجھ کو جو اس دل میں بھرا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے

نبی کو خاص دعا کی ضرورت اسی وقت پیش آتی ہے جبکہ اس کے خلاف خاص ہی قسم کی مشکلات ہوں۔ پہلے جتنے سلسلے تباہ ہوئے۔ اس لئے ہوئے کہ ان کے جانشین اچھے نہ نکلے۔ دیکھو حضرت زکریا کیوں ایسی دردناک دعا کرتے اور اپنا ولی مانگتے ہیں اسی لئے کہ جانتے تھے اگر جانشین اچھا نہ ہوا تو تباہی آجائے گی۔ اسلام میں بھی تباہی اسی وجہ سے آئی۔

حضرت (اقدس - ناقل) نے اسی بات کو مدنظر کر بالخصوص یہ دعا کی ہے۔

میں اس کو قطعی نہیں کہتا۔ مگر میرا خیال اس طرف گیا ہے کہ یہی خاص دعا ہے۔

حضرت (اقدس - ناقل) کے آنے کا اصل مقصد کیا تھا۔ یہی کہ جو سلسلہ ہدایت آپ دنیا کے لئے لائے وہ آپ کے بعد بھی قائم رہے اور دن بدن پھیلتا اور بڑھتا جائے۔ اسی لئے آپ نے یہ دعا کی ہے۔ انبیاء کے بعد ان کے جانشینوں کے دو سلسلے معلوم ہوتے ہیں۔ ایک تو ایسے .... جو ان کی نسل سے ہوتے ہیں اور دوسرے وہ جو نسل سے نہیں ہوتے۔ حضرت (اقدس - ناقل) کو چونکہ اشارات سے معلوم ہو گیا تھا کہ آپ کے قائمقام آپ کی نسل سے ہوں گے اور ان کے ذریعہ وہ مقصد پورا ہوگا جس کے لئے آپ آئے تھے۔ اس لئے ضروری تھا کہ آپ ان کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دعا بھی کرتے۔ اور چونکہ انبیاء خدا ہی کے بلانے سے بولتے ہیں۔ اس لئے جب خدا تعالیٰ کا یہ ارادہ ہو کہ اس نبی کی اولاد سے دین کے خادم پیدا ہوں تو خدا تعالیٰ ان کے متعلق نبی سے دعا کراتا ہے۔ اسی طرح حضرت (اقدس - ناقل) سے اپنی اولاد کے متعلق دعا کرائی گئی۔

آج جو تقریب ہے۔ یہ اصل میں وہاں سے چلی ہے۔ کہ حضرت (اقدس - ناقل) کی دعا ہے

وہ سب دے انکو جو مجھ کو دیا ہے

اور حضرت صاحب نے جس کو فضل سمجھا ہے وہ حضرت (مصلح موعود - ناقل) کو بھی ملا ہے۔ پس یہ مقدر تھا کہ حضرت (اقدس - ناقل) نے جس تعلق کو پسند کیا اور خدا کا فضل سمجھا۔ وہ آپ کی دعا کے ماتحت آپ کی اولاد کو بھی حاصل ہو۔ خدا کی بات ہو کر رہتی ہے۔ خواہ کوئی خوش ہو یا ناراض۔ اور کوئی اس کو روک نہیں سکتا خواہ کوئی کتنا ہی زور لگائے۔ سو الحمد للہ خدا کی بات آج پوری ہو گئی۔"

(الفضل ۱۴ر فروری ۱۹۲۱ء)

آخر میں حضرت مولانا نے واشگاف الفاظ میں فرمایا:

"میں بوڑھا ہوں۔ میں چلا جاؤں گا۔ مگر میرا ایمان ہے کہ جس طرح سے پہلے سیدہ سے خادم دین پیدا ہوئے۔ اس طرح اس سے بھی خادم دین ہی پیدا ہوں گے۔ یہ مجھے یقین ہے جو لوگ زندہ ہوں گے وہ دیکھیں گے۔"

(الفضل ۱۴ر فروری ۱۹۲۱ء)

کہنے والے بزرگ اب واقعی اس دنیا میں نہیں۔ جیسا کہ انہوں نے کہا تھا وہ خود تو ظاہری آنکھوں سے یہ نہ دیکھ سکے لیکن ان کی روح کو اب اس کا علم ہو گیا ہوگا اور ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ حضرت مولانا سرور شاہ صاحب نے جو فرمایا تھا وہ خدائی تقدیر کی صورت میں پورا ہوا اور حضرت سیدہ ام طاہر کے بابرکت فرزند حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مسند خلافت پر سرفراز ہو گئے۔ اور اس طرح آج سے ۶۱ سال پہلے کی بات پوری ہو گئی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس خادم دین کی ہمیشہ روح القدس سے تائید فرمائے ان کے اقوال و افعال میں برکت ڈالے۔ خدا کی رحمت کا سایہ آپ کے سر پر رہے۔ آپ ان سب دعاؤں کے مورد بنیں جو حضرت اقدس نے اپنی اولاد کے حق میں فرمائیں آمین یا رب العٰلمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(قسط ۱)

جزائر کی ذیلی تنظیموں کا چوتھا سالانہ اجتماع

• دلچسپ علمی اور جسمانی مقابلے • احباب جماعت کی جوش و خروش اور جذبہ شوق سے شرکت

مکرم ماسٹر مبارک احمد خان صاحب سیکرٹری پبلسٹی ۔ فجی :

کچھ عرصہ قبل جب خاکسار فجی پہنچا تو دوستوں کی کی معرفت معلوم ہوا کہ جماعتہائے احمدیہ جزائر فجی کی ذیلی تنظیموں کا چوتھا سالانہ اجتماع امسال مارو مسجد ناصر میں ہوگا ۔ نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور امیر و مبلغ انچارج مکرم مولانا سجاد احمد خالد صاحب کی بنیادی ہدایات کے مرکز بھی نظر سے گزرے ۔ اپنی سیاحت کے دوران خاکسار لٹوکا ۔ ناندی ۔ اور صووا کے احباب سے ملا تو تقریباً ہر ایک کی زبان پر اجتماع ہی کی بات بات تھی ۔ کہیں خدام کی فٹ بال ٹیم بنائی جا رہی تھی تو کہیں علمی مقابلوں خصوصاً مقابلہ معلومات کی تیاری ہو رہی تھی ۔ غرضیکہ ہر جماعت ہر میدان میں پوری جد و جہد اور کوشش کر رہی تھی اور انعامی ٹرافیاں حاصل کرنے کیلئے بیقرار نظر آ رہی تھی ۔

مکرم امیر صاحب نے تقریباً ہر مقابلہ کے لیے جماعت کے مخیر حضرات سے ٹرافیاں حاصل کر لی تھیں ۔ آخر خدا خدا کر کے وہ دن بھی آ پہنچا جس کا بڑی شدت سے انتظار ہو رہا تھا ۔ خاکسار کا قیام چونکہ ناندی میں تھا ۔ چنانچہ ۱۱ اپریل کو صبح آٹھ بجے جب خاکسار معینہ مقام پر پہنچا تو احباب جماعت ناندی کو ایک کثیر تعداد میں اپنی اپنی کاروں کے ساتھ لٹوکا سے آنے والے قافلہ کا منتظر پایا ۔ ہر چہرے پر مسرت نمایاں تھی یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے کسی بڑی بارات کی تیاری ہے ۔ ٹھیک ۹ بجے لٹوکا سے قافلہ بڑی شان سے آ پہنچا ۔ سب سے آگے برادرم شفیق محمد صاحب تھے ان کی وین پر بڑے بڑے حروف میں مندرجہ ذیل پیغام لکھا ہوا تھا ۔

THE PROMISED MESSIAH
HAS COME. AHMADIYYAT
THE TRUE ISLAM LOVE
FOR ALL HATRED FOR
NONE

قافلے کو دیکھ کر اہل ناندی کے چہرے خوشی سے تمتما اٹھے قافلہ چند منٹ رکا اور پھر اہل ناندی کی کاروں کو لئے مارو کی طرف تیزی سے روانہ ہو گیا ۔ یہ قافلہ اب اندازاً ایک میل لمبا ہو گیا ۔ قافلہ کی شان قادر خدا کی عظمت کا ایک زندہ ثبوت تھی ۔ ایک کمزور شخص کی آواز ایک غیر معروف گاؤں سے اٹھی اور دیکھتے ہی دیکھتے ہزاروں میل دور اس شان سے گونجی کہ حیرت سے لوگوں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں ہر گزرنے والا پیدل یا سوار رک کر ان دیوانوں کو دیکھتا جو اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہہ کر گمراہی اور جہالت کو چھوڑ کر خدا کے نور کے حصول کے لیے تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے ۔ کاروں کے دائیں طرف خوبصورت الفاظ میں احمدیہ مسلم کنونشن لکھا ہوا تھا ۔

جب ہمارا قافلہ ساڑھے نو بجے مسجد کی حدود میں داخل ہوا تو چاندی کی طرح چمکتی ہوئی مسجد پر رنگین جھنڈیوں کے سنگھار کو دیکھ کر دل عش عش کر اٹھا صووا کے احباب جماعت محترم امیر و مشنری انچارج مولانا سجاد احمد صاحب خالد کی معیت میں ۱۰۰ میل کا دشوار گزار پہاڑی راستہ بس کے ذریعہ طے کر کے پہلے ہی تشریف لا چکے تھے ۔ قافلے کا استقبال کرنے کے لیے محترم امیر صاحب اور مارو جماعت کے تمام سرکردہ احباب کھڑے تھے ۔

اھلاً و سھلاً و مرحباً

اسلام زندہ باد ۔ احمدیت زندہ باد (حضرت اقدس) زندہ باد ۔ امن کا سفیر زندہ باد کے فلک بوس نعروں کے بعد دوست ایک دوسرے کو گلے ملے ۔ کچھ دیر کے بعد لاؤڈ سپیکر پر اعلان ہوا کہ دوست مسجد کے اندر تشریف لے آئیں تاکہ جلسہ کی کارروائی شروع کی جا سکے ۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ وسیع مسجد احمدیت کے پروانوں سے اس قدر بھر گئی کہ جگہ کی تنگی کا احساس ہونے لگا ۔ مستورات کا انتظام قریبی ملحق سکول میں کیا گیا تھا ۔ یہ عاجز سوچنے لگا کہ صرف چند سال قبل جب اسی مسجد میں سالانہ جلسہ ہوا تھا تو مستورات کو بلا کر بھی اس میں کافی جگہ بچ گئی تھی ۔ آج میں صداقت احمدیت کا یہ نشان اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا ۔

I SHALL GIVE YOU
A LARGE PARTY OF
ISLAM -

شمع احمدیت کے سینکڑوں پروانوں کے کے موجودہ اجتماع کا ہر فرد حضرت اقدس ... ... کی پیشگوئی کا زندہ گواہ تھا ۔

ٹھیک دس بجے جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن سے شروع ہوئی جو کہ مکرم برادرم محمد اسماعیل صاحب نے کی ۔ اس کے بعد ماسٹر صادق حسین صاحب آف مارو نے حضرت مصلح موعود کا کلام "نونہالان جماعت" بڑی خوش الحانی اور درد میں ڈوبی ہوئی آواز میں سنایا ۔ مولانا سجاد احمد صاحب خالد امیر و مشنری انچارج نے اجتماع کا افتتاح قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث نور اللہ مرقدہٗ کے خصوصی پیغام سے کیا ۔

حاضرین جلسہ نے پیارے امام کے محبت بھرے پیغام کو ہمہ تن گوش ہو کر سنا ۔ آخر میں آپ نے حاضرین جلسہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات کو عقلمند انسان کے سمجھنے کے لیے بنایا ہے جس طرح کائنات میں خدا کی پیدا کردہ اکثر اشیاء ۔ پھلوں سبزیوں کا چھلکا ہوتا ہے اور اس چھلکے کے اندر مغز ہوتا ہے ۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے روحانی نظام میں چھلکا اور مغز پیدا کیا ہے مکرم مولانا سجاد احمد صاحب نے مثال دیتے ہوئے سمجھایا کہ جس طرح ہماری نماز ہے اس کا ظاہر قیام ۔ رکوع ۔ سجدہ اور قعدہ ہے لیکن نماز کا مغز وہ الفاظ اور وہ روحانی کیفیت ہے جس کا تعلق دل کے ساتھ ہے ۔ وہ الفاظ ہیں جس سے خدا کی واحدنیت ثابت ہوتی ہے اگر کسی کا دل یہ کیفیت محسوس نہیں کرتا تو اس کی نماز اول درجہ کی نہیں ہے اس طرح ہمارے اجتماعات کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے ۔ ظاہر یہ ہے کہ سب خدام انصار لجنہ سفر کی تکالیف اٹھا کر قربانی کر کے اس جگہ اکٹھے ہوئے ہیں لیکن اگر کوئی ممبر اس اکٹھا ہونے ۔ کھانے پینے اور کھیلنے کو ہی صرف اجتماع سمجھے تو اس نے اجتماع کی حقیقت کو نہیں سمجھا ۔ ہمارے اجتماع کا باطن وہ روحانی تبدیلی ہے اور وہ محبت ہے جو ہر ممبر کے دل میں اللہ تعالیٰ ، اس کے رسول اور اس کے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پیدا ہونی چاہیئے پھر اس کے ساتھ ساتھ اس میں پیار محبت کی فضا کو قائم کرنا اصل اجتماع کی غرض و غایت ہے ۔ اور کھیلیں اس لیے رکھی جاتی ہیں تاکہ آپ اپنے آپ کو مزید مضبوط بنا کر خدا کے دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکیں ۔ اس کے بعد دعا سے اجتماع کا آغاز ہوا ۔

محترم امیر صاحب کی تقریر کے بعد عارفانہ نعرے نعرہ تکبیر اللہ اکبر ۔ اسلام زندہ باد احمدیت زندہ باد ۔ خاتم الانبیاء زندہ باد ۔ حضرت اقدس زندہ باد ۔ مرزا غلام احمد کی جے ۔ خلیفہ ذوالقرنین زندباد ۔ انسانیت زندہ باد ۔ ستارہ احمدیت زندہ باد ۔ اس جوش و جذبہ سے باآواز بلند لگائے گئے کہ قریب کے غیر احمدی و غیر مسلم بھی بہت متاثر ہوئے عارفانہ نعروں کے بعد سب ممبران نے مولانا صاحب کے پیچھے عہد دہرایا اور امیر صاحب نے عہد پر غور کرنے کے لیے ایک منٹ دیا ۔

خدام کے مرکزی قائد مکرم محمد اعظم صاحب نے خدام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر خادم کو اپنی مقامی تنظیم میں عملی طور پر شمولیت اختیار کرنی چاہیئے ۔ اور اپنے آپ کو اس قدر بلند کرنا چاہیئے ۔ کہ وہ باقی نوجوانوں (غیر احمدی اور غیر مسلم) کے لیے قابل نمونہ ہوں ۔

خدام کے چال چلن سے پتہ چلنا چاہیئے کہ وہ احمدی نوجوان ہیں ۔

مقابلہ پیغام رسانی

ساڑھے گیارہ بجے مقابلہ پیغام رسانی کے لیے اعلان ہوا ۔ اس میں صووا ۔ لٹوکا ناندی اور مارو کی ٹیموں نے حصہ لیا ۔ ہر ٹیم میں چھ ممبر تھے ۔

چونکہ یہ پہلا اجتماعی مقابلہ تھا اس لیے ہر جماعت کے عہدہ داران و ممبران اس میں دلچسپی لے رہے تھے اس مقابلہ کے لیے ٹرافی ناندی جماعت کے صدر اور فجی کے جنرل سیکرٹری مکرم محبوب یوسف خان صاحب کی طرف سے عطاء کی گئی تھی ۔ خاکسار نے ناندی کی طرف سے اس مقابلہ میں حصہ لیا ۔ بفضل خدا ہماری ٹیم نے فتح پائی ، ایک بجے نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد کھانا پیش کیا گیا ۔ کھانا بہت لذیذ تھا حضرت اقدس ..... کے لنگر کی یاد تازہ ہو گئی ۔ گائے کا گوشت بیمار دوستوں کے لیے مرغی کا گوشت ۔ چاول چپاتیاں بکثرت مہمانوں کی خدمت میں پیش کی گئیں ۔ مارو جماعت کے صدر جناب سردار خبسپ خان صاحب ہر مہمان کے پاس جا کر مزاج پرسی کرتے اور اسے خوب کھانے کے لیے کہتے ۔ کھانے کے بعد تمام اخراجات مکرم امیر صاحب نے ایک ہفتہ قبل مارو کے پریذیڈنٹ صاحب کو روانہ کر دیئے تھے ۔

اجتماع کے موقعہ پر غیر معمولی قربانی کا مظاہرہ

مکرم امیر صاحب ایک ہفتہ قبل اجتماعات کے انتظام کا جائزہ لینے کی غرض سے مارو تشریف لائے ۔ مارو جماعت کے دوستوں نے مسجد کی مرمت اور پینٹ کروانے پر ان کا شکریہ ادا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا اور اجتماع کے موقع پر قالین نہ ہونے کی وجہ سے بیٹھنے سونے کی دقت کو پیش کیا امیر صاحب نے ازراہ شفقت اجتماع سے قبل ساری مسجد۔ مشن ہاؤس میں نہایت خوبصورت ربڑ کارپٹ بچھوا دینے کا وعدہ کیا جو کہ اجتماع تک بچھ گیا۔ جس سے اجتماع کے دوران بہت آسانی رہی۔ بعد میں امیر صاحب کی ہدایت پر مکرم محمد اعظم صاحب خلیل سیکرٹری جنرل آف مارو جماعت نے قالین کے تمام اخراجات مرکزی اکاؤنٹ میں جمع کروا دیئے اسی طرح امیر صاحب کی درخواست پر مکرم برادرم حارث خان صاحب آف مارو نے گائے کے سارے گوشت کا خرچ اپنے ذمہ لے لیا۔

فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

پروگرام کے مطابق دوسرا اجلاس دوپہر ایک بجکر پینتالیس منٹ پر تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا۔ جو ماسٹر اشفاق حسین جنرل سیکرٹری خدام جماعت نے کی بعدہٗ ناندی کے اعجاز خان نے حضرت اقدس کا کلام۔ "جمال و حسنِ قرآں ....." خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا مکرم ڈاکٹر شوکت علی صاحب پرنسپل فاندی کالج نے برکات (قدرت ثانیہ) پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری یہ خوش حالی جماعت کی ترقی اور اس قسم کے کامیاب اجتماع صرف اور صرف (قدرت ثانیہ) ہی کی وجہ سے ممکن ہوئے۔ انہوں نے کہا امام جماعت کی غیر مشروط اطاعت اور ذمہ داری پیش کرنی چاہیئے ۱۹۷۴ء کے مشکل حالات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر جماعت احمدیہ نظام خلافت سے وابستہ نہ ہوتی تو ریزہ ریزہ ہو جاتی۔

آپ نے قدرت ثانیہ کے دور ثالثہ میں ہونے والے قابلِ قدر کارنامے مثلاً قرآن کریم کی مختلف زبانوں میں اشاعت مساجد کی تعمیر وغیرہ کا بھی تفصیلی ذکر فرمایا۔

ڈاکٹر صاحب کی تقریر کے بعد اذان۔ تلاوت تقاریر کے مقابلہ جات کے لیے انصار خدام اور اطفال سے نام پیش کرنے کے لیے کہا گیا انصار میں سے ایک بہت ہی بزرگ احمدی مولوی قاسم صاحب آف مارو نے ہی حصہ لیا۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کا جوش کے ساتھ اذانیں دینا۔ اور ان کے والدین کا ان کی حوصلہ افزائی کرنا ایک قابلِ دید نظارہ تھا۔ خدا اپنے انوار کی بارش کر رہا تھا۔

(باقی)

حضرت مصلح موعود کی کتب۔ خطبات وغیرہ میں سے قیمتی، سبق آموز اور غور و فکر پیدا کرنے والے دلچسپ واقعات پیش خدمت ہیں اس سلسلے میں قارئین کی شرکت کا خیر مقدم کیا جائے گا: (ادارہ)

افکارِ عالیہ

یہ میری دعوت نہیں اسی خلعت کی دعوت ہے

لطیفہ مشہور ہے کہ شیخ سعدی ایک دفعہ سفر کرتے ہوئے کسی سرائے میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ ایک دن شہر کے رئیس نے دعوت کی اور اس نے اعلان کرا دیا کہ وہ مسافر جو سراؤں میں ٹھہرے ہوئے ہیں وہ بھی میرے ہاں مدعو ہیں۔ سرائے والے نے شیخ سعدی کو بتایا کہ آج آپ کو یہاں سے کھانا نہیں ملیگا کیونکہ فلاں رئیس نے دعوت کی ہے۔ آپ کو بھی اُس نے بلایا ہے۔ شیخ سعدی گو آدمی بہت بڑے تھے۔ مگر لباس نہایت سادہ رکھتے تھے لیکن اس کے باوجود انکو بادشاہوں کے دربار میں جانے کی عادت تھی اور چونکہ وہ بہت مشہور تھے جس جگہ بھی جاتے لوگ ان کی قدر کرتے اور انہیں عزت کے مقام پر بٹھاتے۔ اسی عادت کے مطابق وہ اس رئیس کے ہاں گئے اور سیدھے صدر کی جگہ کے قریب بیٹھ گئے انہیں یہ خیال ہی نہ رہا کہ یہ نئی جگہ ہے اور یہاں لوگ مجھے نہیں جانتے۔ اتنے میں کوئی بہت بڑا رئیس آگیا صاحب خانہ کے ملازم شیخ سعدی کے پاس آئے اور انہیں کہا کہ حضور جگہ چھوڑیئے فلاں صاحب تشریف لائے ہیں۔ شیخ سعدی وہاں سے اُٹھے اور دوسری جگہ بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ ایک اور رئیس آگئے۔ پھر ملازموں نے شیخ سعدی کو وہاں سے اٹھایا اور وہ ہٹ کر پرے بیٹھ گئے۔ وہاں بیٹھے تھے کہ ایک اور رئیس آگیا اور انہیں وہاں سے بھی اٹھنا پڑا اسی طرح ہوتے ہوتے وہ جوتیوں کی جگہ پر پہنچ گئے۔ خیر انہوں نے کھانا کھا لیا اور چلے گئے۔ چونکہ اس رئیس کی طرف سے تین دن کی دعوت کا اعلان تھا۔ شیخ سعدی چونکہ بڑے بڑے بادشاہوں کے دربار میں جاتے اور ان کی مجالس میں بیٹھا کرتے تھے۔ اس لیے مختلف بادشاہوں کی طرف سے انہیں بڑے قیمتی خلعت ملے ہوئے تھے۔ دوسرے دن دعوت پر جاتے ہوئے انہوں نے کسی بڑے بادشاہ کا دیا ہوا ایک نہایت قیمتی خلعت نکالا اور پہن لیا۔ اس میں موتی اور جواہرات ٹنکے ہوئے تھے۔ اور سونے کے کام سے بھرا ہوا تھا۔ جب دعوت کی جگہ پر پہنچے تو بجائے مسند پر بیٹھنے کے جاتے ہی دروازے کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں اسی رئیس کا ایک نوکر آیا اور اس نے کہا حضور آپ یہاں کیوں تشریف رکھتے ہیں اٹھیئے اور اوپر چلیئے۔ وہ اٹھ کر اس سے اوپر کی جگہ بیٹھ گئے۔ ایک اور ملازم آگیا اور اس نے کہا۔ حضور یہاں کہاں بیٹھے ہیں اوپر ہو کر بیٹھیئے۔ یہ کچھ اوپر ہو کر بیٹھ گئے۔ وہاں بیٹھے تھے کہ ایک اور نوکر نے دیکھ کر کہا حضور یہ جگہ آپ کے لیے مناسب نہیں آپ مسند کے قریب تشریف لائیے۔ آخر صاحب خانہ تشریف لائے اور انہوں نے شیخ سعدی کا جو لباس دیکھا تو سمجھا کہ کوئی وزیر یا کوئی امیر کسی مملکت کا آیا ہے۔ اور ان سے آکر کہا کہ آپ مجھے کانٹوں میں کیوں گھسیٹتے ہیں آیئے اور مسند پر بیٹھیئے چنانچہ اس نے شیخ سعدی کا اس قدر احترام کیا کہ خود بھی مسند پر نہ بیٹھا اور انہیں جگہ دے دی جب کھانا سامنے آیا تو شیخ سعدی نے خلعت لپیٹ کر شوربے میں ڈبو دیا۔ لوگوں نے سمجھا کہ یہ کوئی پاگل ہے جو ایسی حرکت کر رہا ہے۔ صاحب خانہ نے بھی کہا کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا جناب یہ میری دعوت نہیں اسی خلعت کی دعوت ہے۔ اس لیے میں اسے کھلا رہا ہوں۔ انہوں نے کہا ہم تو سمجھے نہیں آپ کا مطلب کیا ہے وہ کہنے لگے میں ہی کل اس دعوت میں آیا تھا مگر مجھے دھکے دیتے دیتے جوتیوں تک پہنچا دیا گیا۔ مگر آج میں جوتیوں میں بیٹھا تو مجھے آگے لاتے لاتے مسند تک پہنچا دیا گیا۔ آخر میں تو وہی ہوں جو کل بھی اس مجلس میں آیا تھا۔ پھر مجھ سے جو سلوک میں فرق کیا گیا ہے وہ کیوں ہے اس لیے کہ آج میں نے خلعت پہنا ہوا ہے۔ مگر کل میں نے خلعت نہیں پہنا تھا۔ پس درحقیقت یہ اسی لباس کی دعوت ہے میری دعوت نہیں۔ شیخ سعدی مستغنی آدمی تھے۔ انہیں خلعت کے خراب ہونے یا رہنے کی پرواہ ہی کیا تھی۔ جب صاحب خانہ نے یہ بات سنی تو اس نے معذرت کی اور کہا کہ ہم سے غلطی ہو گئی تھی۔ ہمیں معاف کیا جائے یہ بظاہر ایک لطیفہ ہے مگر حقیقت یہی ہے کہ سعدی کے مقابلہ میں خلعت کی کیا حقیقت تھی۔ نادان سمجھتے ہوں گے کہ شاید خلعت کی وجہ سے سعدی کی عزت تھی مگر جو عقلمند تھے وہ جانتے تھے کہ اس خلعت کی عظمت اس میں ہے کہ سعدی نے اس کو پہنا ہے نہ یہ کہ سعدی کو اس خلعت کی وجہ سے عزت حاصل ہے اسطرح خانہ کعبہ کی اپنی ذات میں کوئی عزت نہیں تھی خانہ کعبہ کو اگر عزت حاصل تھی تو اس لیے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کی بنیادیں اٹھائیں تا موعود کل ادیان ظاہر ہو کر اس سے تعلق پیدا کرے اور اللہ تعالیٰ نے اسے لوگوں کے لیے ایک مقام اتحاد اور اقوام عالم کے لیے مرجع بنا دیا۔

(تفسیر کبیر جلد ششم جز چہارم حصہ سوم صفحہ ۱۲۱ تا صفحہ ۱۲۲)

(مرسلہ مکرم انیس احمد خالد صاحب ۔ غلام محمد آباد فیصل آباد)

صدر انجمن احمدیہ میں محررین کی ضرورت!

دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں کارکنان درجہ اوّل و دوم (محررین) کی ضرورت ہے۔ صرف ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں۔ جو دینی کاموں سے شغف اور خدمتِ دین کا شوق رکھتے ہوں۔ اور مستقل طور پر حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کام کرنے کے خواہشمند ہوں۔ کارکنان درجہ اوّل کے لیے بی۔ اے تمام مضامین پاس اور کارکنان درجہ دوم کے لیے تعلیمی قابلیت کم از کم مولوی فاضل میٹرک ہونی چاہیئے۔ ایسی درخواستیں مکمل کوائف کے ساتھ ناظر دیوان صدر کمیشن کو موصول ہو جانی چاہئیں۔

مزید کوائف کے لیے دفتر نظارت دیوان سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ دینی نصاب کا اعلان اخبار الفضل میں پھر کر دیا جائے گا۔

(ناظر دیوان و صدر کمیشن امیدوار ملازمت صدر انجمن احمدیہ)

درخواست دعا

خاکسار کے والد محترم حاجی خلیل الرحمان صاحب بیمار ہیں۔ آج کل علاج کی غرض سے امریکہ میں بڑے بھائی ڈاکٹر حمید الرحمن F.R.C.B M. D. کے پاس مقیم ہو رہا گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت دے۔ آمین۔

(حبیب الرحمن الٰہی سنز لمیٹڈ۔ جی۔ ٹی روڈ۔ پشاور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالعۂ قدرت

مورخہ ۲ اپریل ۱۹۸۲ء بروز جمعہ مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی صدر کے زیر اہتمام "مطالعہ قدرت" کے لئے راولپنڈی سے ۲۶ کلومیٹر دور بمقام "چہاں" گئے جس میں محترم عبدالرشید صاحب یحییٰ مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی مہمان خصوصی تھے۔ نیز مکرم محمد شریف صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد راولپنڈی اور مکرم ریاض احمد صاحب مربی اطفال راولپنڈی صدر بطور مہمان اجلاس میں شریک ہوئے۔

اس پروگرام میں ۹۹ خدام واطفال نے شمولیت کی۔ ۲۵ خدام اور ۵ اطفال سائیکلوں پر جائے مقام تک گئے۔ علاوہ ازیں مکرم مربی صاحب بھی سائیکل پر گئے۔

تمام خدام واطفال چونگی ۲۲ صبح ۸ بجے پہنچ گئے۔ مکرمی قائد مجلس کی ہدایت پر سائیکل سوار خدام واطفال کو دعا کے ساتھ جائے مقام کی طرف روانہ کر دیا گیا۔ ۱۰ بج کر ۳۰ منٹ پر تمام خدام و اطفال چہاں پہنچ گئے۔ تفریحی مقام کی طرف خدام واطفال سامان اٹھا کر روانہ ہوئے اور جگہ کی اچھی طرح صفائی کی اور باقی پروگرام کے متعلق ہدایات دی گئیں۔

وقار عمل کے بعد خدام واطفال کے ورزشی مقابلے منعقد ہوئے جس میں فٹ بال، کبڈی، دوڑ اور گولہ پھینکنا شامل تھے۔ علاوہ ازیں مقابلہ سیر بھی منعقد ہوا۔

ورزشی مقابلوں کے بعد خدام واطفال نے نماز جمعہ وعصر کی تیاری کی۔ نماز جمعہ وعصر مکرم عبدالرشید صاحب یحییٰ کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد خدام واطفال نے دوپہر کا کھانا تناول کیا گیا۔ پھل بھی تقسیم کئے گئے۔

بعد ازاں خدام واطفال کے علیحدہ علیحدہ اجلاس عام منعقد ہوئے جس میں مکرم مربی صاحب مکرم سیکرٹری صاحب اصلاح وارشاد اور مربی اطفال نے خدام واطفال کو بیش قیمت نصائح فرمائیں اور تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

اسی اجلاس میں بیت بازی۔ مجلس عرفان اور علمی تقاریر بھی ہوئیں۔ اجلاس عام کے بعد خدام واطفال کو چائے دی گئی۔

اختتامی دعا کے بعد یہ پرتکلف تفریحی پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ ۵ بج کر ۳۰ منٹ پر خدام و اطفال اپنے اپنے گھروں کی طرف روانہ ہو گئے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی صدر)

قرارداد تعزیت

ہم جملہ ممبران وعہدیداران احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور محترم غلام احمد صاحب عطا ساقی وکیل الزراعت کی وفات پر اپنے دلی رنج وغم کا اظہار کرتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

مرحوم ہمارے عزیز بھائی محترم بلال احمد عطاء صاحب سابق نائب صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور وصدر علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور کے والد محترم تھے۔ آپ بہت نیک اور مخلص احمدی تھے اور ہمیشہ خدمت دین پر کمربستہ رہتے تھے۔ مرحوم نے اپنی سادہ زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دی تھی۔ ایک طالب علم کی حیثیت سے محترم عطاء صاحب بے شمار خوبیوں کے مالک اور انتہائی ذہین تھے۔ بی ایس سی ایگریکلچر میں اوّل آنے پر آپ نے گولڈ میڈل کا اعزاز حاصل کیا۔ ایم۔ ایس سی ایگریکلچر کے بعد آپ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں کام کرتے رہے۔ بعد ازاں حضرت مصلح موعود نے آپ کو سندھ کی اسٹیٹس میں بھجوا دیا جہاں آپ ایک طویل عرصہ تک پہلے منیجر اور پھر لوکل ایجنٹ کی حیثیت سے خدمات بجا لاتے رہے۔ ۱۹۷۰ء سے گزشتہ سال تک مرکز سلسلہ میں وکیل الزراعت تحریک جدید انجمن احمدیہ کے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے رہے۔ آپ نے ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ اور قاضی کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔

ہم لاہور کے احمدی طلباء دعا گو ہیں کہ خدائے غفور ورحیم مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور)

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

۱۔ ماہ رواں کے آخری عشرہ میں ۱۸ تا ۲۵ جون ہفتہ وصولی منایا جا رہا ہے۔

۲۔ آپ کی مجلس کو چاہیئے کہ اس ہفتۂ وصولی کو احسن طریق سے منائے اور سو فیصد ادائیگی والی مجالس میں شامل ہو جائے۔

۳۔ اس ہفتہ وصولی کی رپورٹ مرکز کو ہر صورت میں ۲ جولائی تک پہنچا دیں۔

(سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ تربیتی اجلاس

جماعت احمدیہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ کا سالانہ تربیتی اجلاس مورخہ ۱۸ جون ۱۹۸۲ بروز جمعۃ المبارک بمقام شاہ مسکین منعقد ہوگا۔ مرکز کی طرف سے مربی صاحبان تشریف لا دیں گے اردگرد کی احمدی جماعتوں کے احباب سے درخواست ہے کہ جلسہ میں شمولیت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

قیام وطعام کا انتظام بذمہ انجمن احمدیہ شاہ مسکین ہوگا۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شاہ مسکین)

اعلان گمشدگی

محلہ دارالرحمت غربی سے قصر خلافت جاتے ہوئے ایک عدد جھمکا طلائی دھاگسار کی اہلیہ صاحبہ کا کہیں گر گیا ہے جس کسی صاحب کو یہ جھمکا ملے براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (سردار احمد ۱۱۱ دارالرحمت غربی ربوہ)

مجلس انصاراللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع

"بکوشید اے جوانان تا بدیں قوت شوید پیدا"

انصاراللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی روحانی برکات کے ساتھ مورخہ ۵۔۶۔۷ نبوت ۱۳۶۱ھش مطابق نومبر ۱۹۸۲ء کو مرکز سلسلہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

انصاراللہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس اجتماع میں شریک ہو کر اپنی روح کو صیقل اور دل کو روشن کریں۔

(قائد عمومی انصاراللہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کے بارے میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

"عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ علیہ وسلم یقول ما خالطت الزکوٰۃ مالاً قط الا اھلکتہ"

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مال پر زکوٰۃ واجب ہو مگر ادا نہ کی جائے بلکہ زکوٰۃ کا حصہ اس میں رہنے دیا جائے تو وہ دوسرے مال کو بھی تباہ و برباد کر دے گا

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے۔ الحمدللہ کہ جماعت کے اکثر احباب وخواتین جو صاحب نصاب ہیں اور جن کو ادائیگی زکوٰۃ کا احساس ہے بڑی باقاعدگی اور التزام کے ساتھ اپنی واجب الادا زکوٰۃ از خود ادا کر دیتے ہیں۔ مگر ابھی تک کئی ایسے احباب بھی ہیں۔ جن پر زکوٰۃ واجب تو ہوتی ہے لیکن مسائل سے لاعلمی کے باعث ادا نہیں کر رہے۔

امراء اصحاب، صدران کرام اور سیکرٹری صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ احباب جماعت کو اس اہم فریضہ کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائیں اور زکوٰۃ کی رقوم وصول کر کے مرکز میں جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

یہی وقت خدمت گذاری کا ہے

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا۔ میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی۔ بلکہ اس کے مال میں برکت ہو گی۔ پس چاہیئے کہ خدا پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے۔ پھر بعد میں وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسے کے برابر نہیں ہوگا" (اشتہار تبلیغ رسالت جلد دہم)

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل ۲۵۰۳۲

میں عبدالرحیم ولد قمر دین صاحب قوم کھوکھر پیشہ درزی عمر ۶۹ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ بخیتے والا گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۳/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ مکان واقع گلی ماسٹر فتح دین محلہ بخیتے والا گوجرانوالہ مالیتی ایک لاکھ (۱،۰۰،۰۰۰) روپے

۲۔ مکان واقع گلی ماسٹر فتح دین محلہ بخیتے والا گوجرانوالہ مالیتی چالیس ہزار (۴۰،۰۰۰) روپے

۳۔ ایک کنال زمین واقع محلہ دارالنصر ربوہ مالیتی تیس ہزار (۳۰،۰۰۰) روپے

۴۔ ایک قطعہ زمین ۹ مرلے واقع گھنسیا لال باغ گوجرانوالہ مالیتی چالیس ہزار (۴۰،۰۰۰) روپے

اس وقت مجھے مبلغ چار صد (۴۰۰) روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: عبدالرحیم ولد قمر دین صاحب گوجرانوالہ۔

گواہ شد ۱: محمد شریف ولد محمد عبداللہ صاحب مرکزی قائد جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

گواہ شد ۲: محمود احمد ولد ملک مظفر احمد صاحب سیکرٹری ضیافت احمدیہ سٹریٹ محلہ باغبانپورہ گوجرانوالہ۔

مسل ۲۵۰۳۳

میں خواجہ محمود احمد ولد خواجہ محمد عبداللطیف صاحب قوم کشمیری پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۳/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱)۔ مکان واقع باغبانپورہ نزد مسجد احمدیہ برقبہ ۲½ مرلے میں ۱/۴ حصہ کل قیمت ۱/۴ حصہ کی اس وقت قریباً پندرہ ہزار روپے۔

(۲)۔ مبلغ ایک لاکھ روپے صرف بصورت سرمایہ تجارت۔

اس وقت مجھے مبلغ چھ صد (۶۰۰) روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: خواجہ محمود احمد ولد خواجہ محمد عبداللطیف صاحب باغبانپورہ گوجرانوالہ۔

گواہ شد ۱: حاجی محمد شریف ولد محمد عبداللہ صاحب بیت الشمس باغبانپورہ گوجرانوالہ۔

گواہ شد ۲: محمد اعظم اکسیر ولد محمد اشرف صاحب آف بھیرہ حال مربی سلسلہ گوجرانوالہ۔

مسل ۲۵۰۳۴

میں امۃ الحفیظ بیگم زوجہ مبارک احمد طاہر صاحب قوم آرائیں پیشہ اُستانی عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر ۶۰۰/- روپے بذمہ خاوند صاحب

۲۔ کانٹے طلائی نو ماشے مالیتی ۱۵۰۰/- روپے

۳۔ دستی گھڑی مالیتی ۷۰/- روپے۔

۴۔ ایک پرانی سنگر سلائی مشین مالیتی ۸۰/- روپے۔ کل جائیداد ۳۱۴۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰/- روپے ماہوار بصورت انسٹرکٹر انڈسٹریل زنانہ سکول مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: امۃ الحفیظ زوجہ مبارک احمد طاہر راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان۔

گواہ شد ۱: میاں اقبال احمد امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخان۔

گواہ شد ۲: چوہدری محمد سلیمان نائب صدر جماعت احمدیہ راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان

مسل ۲۵۰۳۵

میں ظہیر احمد خان ولد رشید احمد خان صاحب قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔

اس وقت مجھے مبلغ پچاس (۵۰/-) روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: ظہیر احمد خان متعلم جامعہ احمدیہ دارالعلوم شرقی ربوہ۔

گواہ شد ۱: سید محمد محسن شاہ وصیت ۵۸۵۴ دارالعلوم شرقی ربوہ۔

گواہ شد ۲: ضیاء الرحمٰن صدر محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ

ہفتہ اصلاح وارشاد کی رپورٹ

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی مجالس میں ہفتہ اصلاح وارشاد کی رپورٹ ۲۲ جون تک بھجوا دیں تا مجموعی رپورٹ میں مجالس کے نام اور کام کو دعا کی غرض سے پیش کیا جا سکے۔ (مہتمم اصلاح وارشاد)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (منیجر الفضل ربوہ)

لطیف موٹرز

نئی و پرانی کاروں کی خرید و فروخت کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

لطیف موٹرز ۲۴ میکلوڈ روڈ لاہور

فون دفتر ۵۵۹۴۴ میاں عبداللطیف نگر: ۳۳۰۶۹۲

(انشاء اللہ تعالیٰ)

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند و جانشین

حکیم عبدالحمید صاحب اعوان

مشہور دواخانہ ربوہ

بالمقابل ایوان محمود

میں ۲۴ اور ۲۵ جون ۱۹۸۲ء کو مطب میں حاضر ہوں گے جمعرات تین بجے دوپہر سے شام چھ بجے تک اور جمعہ صبح آٹھ بجے تا ۱۲ بجے دوپہر تک

منیجر: مشہور دواخانہ ربوہ

"فلسطین": صفحہ اوّل سے آگے

سلامت وہاں سے نکل آئے۔ یہودی قوم کی ایک عورت نے آپؐ کی دعوت کی اور زہر ملا ہوا کھانا آپؐ کو کھلایا آپؐ کو خدا تعالیٰ نے اس موقع پر بھی بچا لیا۔ مگر یہودی قوم نے اپنا اندرونہ ظاہر کر دیا۔ یہی دشمن ایک مقتدر حکومت کی صورت میں مدینہ کے پاس سر اٹھانا چاہتا ہے۔ شاید اس نیت سے کہ اپنے قدم مضبوط کر لینے کے بعد وہ مدینہ کی طرف بڑھے، جو مسلمان یہ خیال کرتا ہے کہ اس بات کے امکانات بہت کمزور ہیں اس کا دماغ خود کمزور ہے۔ عرب اس حقیقت کو سمجھتا ہے عرب جانتا ہے کہ اب یہودی عرب میں سے عربوں کو نکالنے کی فکر میں ہے اس لئے وہ اپنے جھگڑے اور اختلاف کو بھول کر متحدہ طور پر یہودیوں کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہو گیا ہے۔ مگر کیا عربوں میں یہ طاقت ہے؟ کیا یہ معاملہ صرف عرب سے تعلق رکھتا ہے ظاہر ہے کہ نہ عربوں میں اس مقابلہ کی طاقت ہے اور نہ یہ معاملہ صرف عربوں سے تعلق رکھتا ہے سوال فلسطین کا نہیں سوال مدینہ کا ہے۔ سوال یروشلم کا نہیں سوال خود مکہ مکرمہ کا ہے۔ سوال زید اور بکر کا نہیں سوال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا ہے۔ دشمن باوجود اپنی مخالفتوں کے اسلام کے مقابل پر اکٹھا ہو گیا ہے۔ کیا مسلمان باوجود ہزاروں اتحاد کی وجوہات کے اس موقعہ پر اکٹھا نہیں ہوگا.....

ہمارے لئے یہ سوچنے کا موقع آگیا ہے کہ کیا ہم کو الگ الگ اور باری باری مرنا چاہیئے یا اکٹھے ہو کر فتح کے لئے کافی جدوجہد کرنی چاہیئے۔ مَیں سمجھتا ہوں وہ وقت آگیا ہے جب مسلمانوں کو یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ یا تو وہ ایک آخری جدوجہد میں فنا ہو جائینگے یا کلّی طور پر اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں کا خاتمہ کر دیں گے۔ مصر، شام اور عراق کا ہوائی بیڑہ سَو ہوائی جہازوں سے زیادہ نہیں لیکن یہودی اس سے دس گنا بیڑا نہایت آسانی سے جمع کر سکتے ہیں..... بہرحال عالمِ اسلام کو روس اور امریکہ دونوں کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ مگر عقل اور تدبیر سے اتحاد اور یک جہتی سے ــــ مَیں سمجھتا ہوں مسلمان اب بھی دنیا میں اتنی تعداد میں موجود ہیں کہ اگر وہ مرنے پر آئیں تو انہیں کوئی مار نہیں سکے گا لیکن میری یہ امیدیں کہاں تک پوری ہو سکتی ہیں اللہ ہی اس کو بہتر جانتا ہے.....

آج ریزولیوشنوں سے کام نہیں ہو سکتا آج قربانیوں سے کام ہوگا۔ اگر پاکستان کے مسلمان واقعہ میں کچھ کرنا چاہتے ہیں تو اپنی حکومت کو توجہ دلائیں کہ ہماری جائدادوں کا کم سے کم ایک فیصدی حصہ اس وقت لے لے..... پاکستان کی قربانی کو دیکھ کر باقی اسلامی ممالک بھی قربانی کریں گے..... جس سے فلسطین کے لئے باوجود یورپین ممالک کی مخالفت کے آلات جمع کئے جا سکتے ہیں۔ ایک روپیہ کی جگہ پر دو، دو روپیہ کی جگہ پر تین تین روپیہ کی جگہ پر چار اور چار روپیہ کی جگہ پر پانچ خرچ کرنے سے کہیں نہ کہیں سے چیزیں مل جائینگی۔ یورپین لوگوں کی دیانتداری کی قیمت ضرور ہے خواہ وہ قیمت گراں ہی کیوں نہ ہو، انہیں خریدا جا سکتا ہے خواہ بڑھیا بولی پر، مگر بولی دینے کے لئے جیب بھی بھری ہوئی ہونی چاہیئے۔ پس میں مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس نازک وقت کو سمجھیں اور یاد رکھیں کہ آج رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ لفظ بلفظ پورا ہو رہا ہے۔ یہودی اور عیسائی اور دہریہ مل کر اسلام کی شوکت کو مٹانے کے لئے کھڑے ہو گئے ہیں۔

پہلے فرداً فرداً یورپین اقوام مسلمانوں پر حملہ کرتی تھیں مگر اب مجموعی صورت میں ساری طاقتیں مل کر حملہ آور ہوئی ہیں آؤ ہم سب مل کر ان کا مقابلہ کریں۔ کیونکہ اس معاملہ میں ہم میں کوئی اختلاف نہیں۔ دوسرے اختلافوں کو ان امور میں سامنے لانا جن میں اختلاف نہیں نہایت ہی بیوقوفی اور جہالت کی بات ہے۔ قرآن کریم تو یہود تک سے فرماتا ہے:۔

"قُلْ یٰۤاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۢ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ۔"

(آلِ عمران: ۶۵)

اتنے اختلافات کے ہوتے ہوئے بھی قرآن کریم یہود کو دعوتِ اتحاد دیتا ہے کیا اس موقعہ پر جبکہ اسلام کی جڑوں پر تبر رکھ دیا گیا ہے۔ جب مسلمانوں کے مقاماتِ مقدسہ حقیقی طور پر خطرے میں ہیں وقت نہیں آیا کہ آج پاکستانی افغانی۔ ایرانی۔ ملائی۔ انڈونیشین، افریقن اور ترکی یہ سب کے سب اکٹھے ہو جائیں اور عربوں کے ساتھ مل کر اس حملہ کا مقابلہ کریں جو مسلمانوں کی قوت کو توڑنے اور اسلام کو ذلیل کرنے کے لئے دشمن نے کیا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن کریم اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی ایک دفعہ پھر فلسطین میں آباد ہوں گے لیکن یہ نہیں کہا گیا کہ وہ ہمیشہ کے لئے آباد ہوں گے۔ فلسطین پر ہمیشہ کی حکومت تو عباد اللہ الصالحون کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ پس اگر ہم تقویٰ سے کام لیں تو اللہ تعالیٰ کی پہلی پیشگوئی اس رنگ میں پوری ہو سکتی ہے کہ یہود نے آزاد حکومت کا وہاں اعلان کر دیا ہے لیکن اگر ہم نے تقویٰ سے کام نہ لیا تو پھر وہ پیشگوئی لمبے وقت تک پوری ہوتی چلی جائے گی اور اسلام کے لئے ایک نہایت خطرناک دھکا ثابت ہوگی۔

پس ہمیں چاہیئے کہ اپنے عمل سے اپنی قربانیوں سے اپنے اتحاد سے اپنی دعاؤں سے اپنی گریہ وزاری سے اس پیشگوئی کا عرصہ تنگ سے تنگ کر دیں اور فلسطین پر دوبارہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت کے زمانہ کو قریب سے قریب تر کر دیں اور میں سمجھتا ہوں اگر ہم ایسا کر دیں تو اسلام کے خلاف جو رَو چل رہی ہے وہ الٹ پڑے گی۔ عیسائیت کمزوری وانحطاط کی طرف مائل ہو جائے گی اور مسلمان پھر ایک دفعہ بلندی اور رفعت کی طرف قدم اٹھانے لگ جائیں گے۔ شاید یہ قربانی مسلمانوں کے دل کو بھی صاف کر دے اور ان کے دل بھی دین کی طرف مائل ہو جائیں اور پھر دنیا کی محبت ان کے دلوں سے سرد ہو جائے۔ پھر خدا اور اس کے رسولؐ اور ان کے دین کی عزت اور احترام پر آمادہ ہو جائیں۔"

(منقول از روزنامہ الفضل ۲۱ مئی ۱۹۴۸ء)

درخواستِ دعا

برادرم شیخ فضل احمد صاحب صابر ساہیوال ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ عبدالماجد خوشنویس روزنامہ الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah